بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ + عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
نمبر ۴۴۹
جلد ۳۷ / ۷۲ | منگل ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۵ صلح ۱۳۶۲ ہش ، ۲۵ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے حضور وہی احمدی ہوگا جو سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے

دنیا اور دنیا کی عزتوں سے منہ موڑ لو اسی صورت میں تم آسمان پر عزت دیئے جاؤ گے

خدا تعالیٰ تمہیں ہر دکھ اور ہر تکلیف سے بچائے اور ہر خوشی اور ہر مسرت تمہیں عطا کرے

جماعتِ احمدیہ کینیا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

. . . . . .

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِر

عزیز بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کینیا اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۸، ۹، ۱۰ دسمبر کو NAIROBI میں منعقد کر رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے اور اس میں شامل ہونے والے اور اس کے جملہ انتظامات کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنی رحمتوں سے حصہ عطا فرمائے آمین۔

آپ نے اس موقع پر مجھ سے پیغام کی خواہش کی ہے۔ میرا پیغام وہی ہے جو ہمارے آقا حضرت مسیح موعود ..... کا پیغام ہے اور میں اسی طرف آپ کو بلاتا ہوں جس طرف حضرت مسیح موعود ..... بلاتے تھے پس اس موقع پر آپکو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ جماعت عام دنیاوی جماعتوں اور تحریکوں کی طرح کی جماعت نہیں ہے۔ اس جماعت کی بنیاد اینٹ خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس غرض سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور ہمارے ہادی و مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کے عالی مرتبہ کی لوگ شناخت کریں اور تا لوگ یہ جان لیں کہ ہمارا خدا درحقیقت ہے اور وہ آج بھی اسی طرح بولتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا اور آج بھی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے جس طرح پہلے سنتا تھا۔ یہ وہ مقصد ہے جس کے حصول کے لیے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اور یہ وہ فریضہ ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔

پس اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اپنے نفسوں اور اپنی اولادوں کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے تیار کریں۔

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنے نفسوں کا مطالعہ کریں اور جائزہ لیں کہ کیا آپ اُن ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل ہیں؟ کیا آپ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرائض ادا کرنے کے اہل ہیں؟ کیا آپ نے اپنی اور اپنے اہل اور اپنی اولاد کی تربیت صحیح خطوط پر کی ہے؟ اِن سب باتوں پر غور کرتے رہیں اور یہ جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں ہم اپنی ذمہ داریوں سے غفلت تو نہیں برت رہے؟ کہیں ہم اپنے فرائض سے پہلو تہی کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

پس اس وقت میں آپ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو احمدی کہلا کر اور حضرت مسیح موعود ..... کی جماعت میں شمار کر کے آپ کی ذمہ داری پوری نہیں ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہی شخص حضرت مسیح موعود ..... کی جماعت میں شمار کیا جائیگا جو سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتا ہوگا۔ جو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرتا ہوگا کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے جو اپنے روزوں کو خدا کے لیے کامل صدق اور وفا کے ساتھ پورا کرتا ہوگا اور جو قرآن کریم کے جملہ احکام پر عمل کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش کرتا ہوگا۔

پس نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ اور ہمیشہ یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ یاد رکھو کہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے اور جس عمل میں یہ جڑ نہ ہو وہ ضائع ہو جائے گا سو تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور صاف کر کے اور اپنی زبانوں کو اور اپنی آنکھوں کو پاک کر کے اُس مہربان خدا کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ اور ایک لازوال عزت تمہیں بخشے گا اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے تمہیں نوازے گا۔

تم اس دنیا اور اس کی عزتوں سے منہ موڑ لو کہ اسی صورت میں تم آسمان پر عزت دیئے جاؤ گے۔ اس دنیا کی لذت پر فریفتہ مت ہو کہ یہ لذات خدا سے دور لے جانے والی ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ہمارا خدا درحقیقت موجود ہے وہ ہر امر پر قادر ہے اور آسمان اور زمین کی ہر چیز اُس کے دستِ قدرت میں ہے وہ اُس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُسے چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے قرب کے لیے سچی کوشش کرتا ہے وہ اُسے عزت دیتا ہے جو اپنے خدائے رحمان و رحیم کو عزت دیتا ہے۔

خدا کرے کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں ادا کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں ہر دکھ اور ہر تکلیف سے بچائے اور ہر خوشی اور ہر مسرت تمہیں عطا فرمائے۔ تم اس

باقی صفحہ ۵ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ۔

"گزشتہ رات سے طبیعت بہت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے ٹانگ میں درد کے علاوہ پیٹ میں بھی تکلیف ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

• خاکسار کا لڑکا عزیز سلیم الرحمان سلمہٗ کینیڈا کی ایک یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی (اکنامکس) کا امتحان ۲۵/۱/۸۳ سے دے رہا ہے دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ نمایاں کامیابی کے لیے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔
(شیخ لطیف الرحمان بی اے اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

ایک نیک مثال

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احباب جماعت میں بڑی بیداری پیدا ہو گئی ہے اور خدا کے فضل و کرم سے الفضل کی اشاعت میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ مکرم محمد اسلم صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لاتے ہوئے چند دنوں میں روزانہ ۳۶ پرچوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ اگر دوسری جماعتوں کے عہدیداران بھی اسی طرح دلچسپی لیں تو یقیناً ہم جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء سے قبل ہی الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا سکتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی اس نیک خواہش کو پورا کرنے کے لیے خاکسار کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

جملہ عہدیداران اور احباب جماعت کے تعاون سے یہ مہم بہت جلد سر ہو سکتی ہے۔

خاکسار
عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ مدیر: مسعود احمد دہلوی۔ سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۲۵ صلح ۱۳۶۲ ہش

بار بار دہرایا جانے والا امرِ واقعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک ایسے امرِ واقعہ کا بڑی کثرت سے ذکر کیا ہے جس کو اُس وقت سے کہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اپنے بندگانِ اخص کو مامورین الٰہی کی حیثیت سے بھیجنا شروع کیا۔ اہلِ دنیا کی طرف سے بار بار دوہرایا جاتا رہا ہے اور وہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کا مبعوث کردہ کوئی مامور دنیا کے کسی حصہ میں آیا تو اُس کی قوم نے اُس کو قبول کرنے اور اس کی آواز پر لبیک کہنے کی بجائے اُس کی شدید مخالفت کی، اس کی ہنسی اڑائی اور اسے اور اسکے مشن کو نیست و نابود کرنے کی دھمکیاں دیں اور اسے دکھ دینے اور ایذائیں پہنچانے میں ظلم کی انتہا کر دی۔ بلا استثناء تمام مامورینِ الٰہی کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ انتہائی شدید مخالفتوں ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کے باوجود بالآخر ہوا یہی کہ مامورینِ الٰہی اپنے صبر و استقامت، توکل علی اللہ اور مضطربانہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں غالب آکر رہے۔

اس امرِ واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاء کا نام بنام علیحدہ ذکر کر کے بھی روشنی ڈالی ہے اور بعض جگہ تمام انبیاء علیہم السلام کا اجتماعی رنگ میں ذکر کر کے بھی اس بات کو واضح کیا ہے کہ یہ امرِ واقعہ ابتدا ہی سے بار بار دہرایا جاتا رہا اور ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ لوگوں نے اس کے مبعوث کردہ کسی مامور کو کسی قسم کی مخالفت کے بغیر بخوشی قبول کر لیا ہو اور وہ بلا چون و چرا ہدایت کی راہ پر گامزن ہو گئے ہوں۔ اس امرِ واقعہ کے مسلسل دہرائے جانے کا اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں ذکر کیا ہے جسے ہم خود قرآنی آیات کے حوالہ سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سابقہ قوموں کی طرف آنے والے رسولوں اور ان قوموں کے ردِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

(ابراھیم آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ ان (مختلف قوموں) کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشان لے کر آئے لیکن انہوں نے ان کا مذاق اڑایا اور کہا جو پیغام دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ان قوموں نے اپنے اپنے رسول کے ساتھ مخالفت کے جوش میں نت نئے جھگڑے کئے۔ معجزات کے ضمن میں عجیب و غریب قسم کے مطالبے ان کے سامنے رکھے اور ظلم کی راہ سے بڑی بڑی اذیتیں انہیں پہنچائیں۔ اس پر ان رسولوں نے ان سے کہا کہ ہمارا بھروسہ اپنے بھیجنے والے پر ہے۔ وہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ رسولوں کے اس جواب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (ابراھیم آیات ۱۲۔۱۳)

ترجمہ:۔ ان (قوموں) کے رسولوں نے جواب دیا بے شک ہم تمہاری طرح کے انسان ہیں۔ لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے۔ ہمارے لئے ممکن نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشان لائیں۔ ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں اور مومنوں کو صرف اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔ ہمارے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں۔ جبکہ اس نے ہمیں وہ راہیں دکھائی ہیں جن کی ہمیں تلاش تھی۔ جو اذیتیں تم ہمیں پہنچاتے ہو ہم ان پر صبر کریں گے۔ توکل کرنے والوں کو صرف اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے۔

ان قوموں کے افراد بجائے اس کے کہ وہ ان کی طرف آنے والے رسولوں کے صبر و استقامت اور توکل سے متاثر ہو کر ان پر ظلم کرنے سے باز آتے اور ان کی باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے وہ پہلے سے بھی بڑھ کر ظلم پر اتر آئے اور انہیں ملک بدر کرنے کی دھمکیاں دینے لگے اور کہا تو یہ کہا کہ تمہارے خلاف ظلم و ستم کا یہ بازار اس وقت تک گرم رہے گا، جب تک تم اپنے مسلک کی تبلیغ بند کر کے ہمارے دین میں واپس نہ آجاؤ گے۔ ان کی ان دھمکیوں اور اسکے بالمقابل رسولوں کو ملنے والی بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝

(ابراھیم آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:۔ اس پر وہ لوگ جنہوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنا رکھا تھا اپنے (اپنے زمانہ کے) رسولوں سے کہنے لگے۔ (دو باتوں میں سے ایک بات ہو کر رہے گی) یا تو ہم تمہیں اپنے علاقہ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں واپس لوٹ آؤ گے۔ اس پر ان کے رب نے ان پر وحی بھیجی۔ ہم یقیناً ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور ان (کی ہلاکت) کے بعد زمین میں تمہیں آباد کر دیں گے۔ میرا یہ وعدہ ان (تمام) لوگوں سے ہے جو میرے مقام سے ڈرتے ہیں نیز میری انذاری پیشگوئیوں سے ڈرتے ہیں۔

ظالموں کی ان دھمکیوں کا مقابلہ کرنے کی رسولوں اور ان پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت افراد میں طاقت نہ تھی وہ صبر و استقامت سے کام لے کر اور اپنے رب پر کامل توکل رکھتے ہوئے اس کے حضور دعائیں ہی کر سکتے تھے کہ وہ اپنی قدرت نمائی سے انہیں مخالفین کے ان مظالم سے نجات بخشے اور غلبۂ حق کے غیب سے سامان کرے۔ انہوں نے یہی کیا اور خدا تعالیٰ نے ان کی تضرعات کو سنکر اپنے قادر و توانا ہونے کا ایسا زبردست ثبوت دیا کہ حق کے مخالف ناکام ہوتے اور حق پرست غالب آتے چلے گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا (جو کبھی نہیں بدلا کرتی) ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ (ابراھیم آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ اور انہوں نے (اپنی کامیابی اور) فتح کے لئے دعا کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک سرکش اور حق کا دشمن ناکام اور نامراد ہو کر رہا۔

الغرض یہ امرِ واقعہ کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی مامور دنیا میں آیا تو اس کی قوم نے ہمیشہ ہی اس کی شدید مخالفت کی اور اس کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ایک ایسا امرِ واقعہ ہے جو بار بار دہرایا جاتا رہا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کسی مامور کو دنیا میں بھیجا ہو اور اہلِ دنیا ہاتھ دھو کر اس کے اور اس کے ماننے والوں کے پیچھے نہ پڑے ہوں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حق کے مخالف طاقتور ہونے کے باوجود ناکام نہ ہوئے ہوں اور مامور من اللہ اور اس کے ماننے والے اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود صبر و استقامت اور توکل علی اللہ اور مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے ماموروں کو انتہائی شدید مخالفت اور نامساعد حالات کے باوجود ان کے مشن میں کامیاب کر کے رہتا ہے۔ اور وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (الاحزاب آیت ۶۳) کی رو سے وہ اس سنت کو کبھی نہیں بدلتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

سیرت
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)۔ ربوہ)

پہلا اجلاس

ایسا کہاں سے لاؤں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی اپنی حفاظت خاص میں رکھا۔ جسے اوّل دن سے ہی وہ آپ کو اپنے مسیح اور مہدی کی نیابت اور خلافت کے لئے تیار کر رہا تھا۔

آپ حضرت مسیح موعود کے نافلۂ موعود تھے۔ حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ اُمّ ناصر کی دعاؤں اور تمناؤں کا ثمرہ تھے۔ حضرت امان جان کی آغوش مقدس میں پرورش پائی۔ قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دینی اور دنیوی تعلیم میں کمال کو پہنچے۔ قادیان، لاہور اور پھر انگلستان اور یورپ کے کئی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پڑھے۔ خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق پیدائشی اور موروثی تھا۔

عمل کے میدان میں آئے تو جامعہ کے استاد جامعہ کے پرنسپل۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر مجلس انصار اللہ صدر صدر انجمن احمدیہ اور بعض اور حیثیتوں سے بھی براہ راست سیدنا حضرت مصلح موعود کی نگرانی و راہنمائی میں سلسلہ اور ملک و قوم کی نمایاں اور عظیم خدمات کی توفیق ملتی رہی اور بالآخر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے طور پر آپ کو چن لیا۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

آپ حُسنِ سیرت اور حُسنِ صورت قرنوں کا مرقع تھے۔ جلال و جمال کے پیکر۔ ہمہ صفت موصوف نہایت خوبصورت۔ وجیہ مضبوط اور متناسب اور قوی جسم کے مالک۔ سینہ جتنا فراخ دل اتنا ہی وسیع۔ سیرت اس سے بھی ارفع و اعلیٰ۔ نورٌ علیٰ نور، رُشد، حلم، حیا، تقویٰ، صبر، ہمت، جرأت دلیری، انکسار، عفو، چشم پوشی، فیاضی، احسان شفقت، محبت، پیار اور وفا میں اپنی مثال آپ تھے۔

؎ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

فلاحِ انسانیت:۔

زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ خدا کے لئے وقف تھا۔ ایک ہی مقصد تھا کہ انسانیت فلاح پا جائے اور اسلام کی آغوش میں آجائے۔ ایک صحافی نے آپ سے آپ کی زندگی کے مقصد کے بارے میں ایک دفعہ سوال کیا۔ جواباً فرمایا:۔

"میں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے میرے دل میں نوعِ انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے اس لئے میں انہیں راہ فلاح کی طرف جو بلاشبہ اسلام کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔"

(دورہ مغرب ص ۵۵)

"امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" حضور کا ایک مشہور لیکچر ہے جو حضور نے انگلستان میں دیا تھا۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

"احمدیہ جماعت کے امام کی حیثیت میں مجھے ایک روحانی مقام پر فائز ہونے کی عزت حاصل ہے اس حیثیت میں مجھ پر بعض ایسی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو میں آخری سانس تک نظر انداز نہیں کر سکتا۔ میری ان ذمہ داریوں کا دائرہ تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہے اور اس عقدِ اخوت کے اعتبار سے مجھے ہر انسان سے پیار ہے۔"

انسانیت زندہ باد کا نعرہ آپ ہی نے دنیا کو دیا اور انسانیت کے شرف کی کیسی عمدہ دلیل آپ نے دی کہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اپنے مقام کو نعوذ باللہ کم نہیں کیا بلکہ انسانیت کو اپنے ساتھ ملا کر اسے آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دیا ہے۔

مسجد سپین کا سنگ بنیاد رکھتے وقت جہاں اور بہت سے امور بیان فرمائے وہاں یہ بھی فرمایا۔

"میرا پیغام صرف یہ ہے Love for All Hatred for None۔ یعنی سب کے ساتھ پیار کرو۔ نفرت کسی سے نہ کرو"

یہی مقصد زندگی۔ یہی ماٹو اور یہی پیغام درحقیقت آپ کی سیرت کا خلاصہ ہے۔

دورِ طالب علمی کا ایک واقعہ:۔

شروع سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رُشد اور حلم اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال کر دیا تھا طالب علمی کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ اسی سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ رُشد اور تقویٰ کا کیا عالم تھا۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ حضور کے کلاس فیلو تھے ان کی روایت ہے کہ کلاس میں مغربی لباس میں ملبوس دو اینگلو انڈین لڑکیاں بھی ہوتی تھیں۔ ایک دن کلاس شروع ہونے میں کچھ دیر تھی۔ استاد ابھی آئے نہیں تھے۔ گپ شپ چل رہی تھی کہ ایک ہندو طالب علم نے ان لڑکیوں کے بارے میں مذاق کیا اور قہقہہ لگا کر داد طلب نظروں سے حضور کی طرف بھی دیکھا۔ حضور نے فوراً "غضِ بصر" کا خدائی ارشاد بتایا اور اس کی تشریح کی اور فرمایا اتنا لمبا عرصہ اس کلاس میں خواتین کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھنے کے باوجود میں نے ان لڑکیوں کو اتنا بھی نہیں دیکھا کہ ان کی شکلیں تصور میں لا سکوں۔

مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ بھی حضور کے زمانہ طالب علمی کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کالج کے نہانے کے تالاب پر جب طلباء جاتے تو غسل کے لباس کے طور پر باریک سا جانگیہ پہن کر جاتے۔ لیکن حضور نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ ہمیشہ جانگیہ کی بجائے نیکر استعمال کرتے رہے فرماتے تھے۔ حیا اور ستر کے خیال سے نیکر میرے لئے زیادہ پسندیدہ ہے۔

جب خلیفہ ہوئے تو تقویٰ کے ایسے ہی باریک پہلو ہمیشہ سامنے رہے۔ حضور نے کبھی کسی خاتون سے الگ ملاقات نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ یا تو حضرت بیگم صاحبہ کو پاس بلوا لیتے اور اگر کبھی ایسا ہوا کہ حضور دفتر میں ملاقات فرما رہے ہیں تو دفتر کے کسی کارکن کو یہ ہدایت ہوتی کہ وہ اس ملاقات کے وقت وہاں موجود رہے۔

چھوٹی بچیاں اپنے باپوں یا بھائیوں یا دوسرے عزیزوں کے ساتھ آتیں تو سر پر دستِ شفقت ضرور پھیرتے۔ مگر مصافحہ ان سے بھی کبھی نہیں کیا۔ بعض اوقات بچیاں آگے ہاتھ بھی بڑھا دیتیں تاکہ مصافحہ کر لیں۔ مگر حضور ان سے مصافحہ نہ کرتے بلکہ سمجھا دیتے کہ میں بچیوں سے بھی مصافحہ نہیں کیا کرتا تاکہ ابھی سے ان کی تربیت ہو اور انہیں ایک اسلامی حکم کی عظمت کا احساس رہے

دن رات کام:۔

ان تھک کام کرنے والے اور بہت جفاکش تھے۔ مسلسل دن رات کام کئے جا رہے ہیں۔ مگر بالکل ہشاش بشاش ہیں۔ کرنل دلدار احمد صاحب کا بیان ہے کہ گزشتہ جلسہ کے موقعہ پر ان کی ڈیوٹی حضور کے ساتھ حفاظت پر تھی۔ وہ ملاقاتوں کے وقت موجود رہے تھے۔ ایک دن غیر ملکی وفود کی ملاقات تھی۔ حضور ہر ایک سے ملتے۔ مصافحہ کرتے۔ گلے لگاتے اور گفتگو فرماتے۔ یہ ملاقات کئی گھنٹے جاری رہی۔ کرنل صاحب کہتے ہیں کہ میری ٹانگیں کھڑے کھڑے درد کرنے لگ گئیں اور میں بے حد تھک کر چور ہوا جا رہا تھا مگر حضور تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی قسم کی تھکاوٹ کے اظہار کے ہر ایک سے پوری خوشدلی اور بشاشت کے ساتھ ملتے چلے جا رہے تھے۔

مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے چند دن ہوئے مجھے ایک بہت لطیف بات سنائی وہ کہتے ہیں کہ ایک دن صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بیٹھے حضور کام کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر قبل کالج سے آئے تھے۔ گرمی کے دن تھے دوپہر کا وقت تھا کہ کام کرتے کرتے حضور کو ذرا سی جمائی آگئی حضور نے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسی وقت استغفار شروع کر دیا۔ اور پھر ایک عجیب انداز میں فرمایا "معلوم ہوتا ہے کہ نادانستہ کوئی گناہ ہو گیا ہے جو کام کے دوران یوں جمائی آگئی ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کو قطعاً عار نہیں سمجھتے تھے۔ وقار عمل ہوتے تو خود شریک ہوتے۔ کدال چلاتے۔ ٹوکریاں اٹھاتے۔ دوسروں کا ہاتھ بٹاتے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اتنی بڑی بلڈنگ۔ سخت گرمیوں کے دن جون جولائی کی چلچلاتی اور جھلسا دینے والی دھوپ۔ مگر آپ ہیں کہ چھتری سر پر لئے تعمیر کی نگرانی فرماتے چلے جا رہے ہیں۔ اور پھر نگرانی بھی ایسی کہ گویا ایک ایک اینٹ نظر میں ہے اور مزدوروں کے سر پر کھڑے ہو کر لگوا رہے ہیں۔ یہی حال دوسرے کاموں میں تھا۔

بیت الفضل اسلام آباد میں حضور اکثر تشریف لے جاتے کئی کئی دن وہاں قیام رہتا میں نے بارہا وہاں دیکھا کہ دفتر یا کسی کمرے میں کوئی سامان ٹھیک کرنا ہوتا تو صرف نگرانی ہی نہ فرماتے خود بھی کام میں شریک ہو جاتے۔

ایک دفعہ ایک خادم ایک کمرے سے سامان نکال کر دوسرے کمرے میں رکھ رہا تھا۔ ایک ایک کر کے وہ چیزیں لے جا رہا تھا۔ ایک صوفہ کی باری آئی تو ایک طرف سے حضور نے خود اٹھایا۔ خادم نے عرض کیا حضور آپ رہنے دیں میں خود ہی اٹھا لیتا ہوں فرمایا نہیں زیادہ وزنی ہے ہم دونوں مل کر اٹھاتے ہیں۔

بحیثیت استاد:۔

خلافت سے پہلے بحیثیت استاد ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمبا عرصہ حضور نے گزارا۔ اس پہلو سے بھی حضور بہت شفیق اور محبت کرنے والے تھے۔ آپ کا انداز ہمیشہ مربیانہ اور ہمدردانہ ہوتا۔ شاگردوں کے ساتھ خوش دلی اور بے تکلفی سے ملتے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا خود خیال رکھتے۔ کئی طالب علم جن کی مالی حالت اچھی نہ ہوتی ان کی مدد فرماتے۔ کوشش یہ ہوتی کہ کسی طالب علم کو کسی محرومی کا احساس نہ ہو۔ طلباء کی صحت اور پڑھائی اور تربیت سب کا خیال رکھتے۔

رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ حضور کے شاگرد ہیں۔ کہتے ہیں ایک دفعہ دریائے راوی پر کشتی رانی کے مقابلے تھے۔ فائنل کے مقابلے تھے۔ فائنل مقابلہ ٹی۔آئی۔ کالج اور ریلوے کی ٹیم میں تھا۔ دوڑ شروع ہوئی تو ہمارے کالج کی ٹیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے نکل گئی۔ ریفری نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا۔ لیکن ریلوے کی ٹیم نے جھگڑا شروع کر دیا اور اعتراض کیا۔ حضور کے علم میں جب یہ بات آئی تو حضور نے رانا محمد خان صاحب کو جو ٹیم کے کیپٹن تھے۔ بلا کر فرمایا کہ تم لوگ دوبارہ مقابلہ کرو۔ ٹیم کے لڑکے طبعاً جز بز ہوئے اور کہنے لگے پتہ نہیں میاں صاحب ہمیں ہرانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ ریفری نے ہمیں فاتح قرار دیا ہے۔ اس وقت صوبہ کے گورنر نے انعامات تقسیم کرنے تھے اور یہ فتح کالج کے لئے بہت بڑا اعزاز تھی۔ حضور کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا اگر تم دوبارہ اس مقابلہ میں خدانخواستہ ہار بھی گئے تو میں تمہیں جیتا ہوا سمجھوں گا۔ لیکن مجھے یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ کوئی ہمارے کالج پر یہ الزام لگائے ہم نے کوئی خلاف قاعدہ بات کی ہے۔ چنانچہ دوبارہ دوڑ ہوئی اور الحمد للہ کہ کالج کی ٹیم پھر جیت گئی۔

طلباء سے مغائرت قطعاً نہ تھی۔ نہ ہی یہ پسند کرتے تھے کہ طلباء ان سے دور رہیں۔ ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ آپ پرنسپل ہیں آپ کے کمرے کے باہر برآمدہ میں سے طالب علم گذرتے ہیں کچھ حرج ہوتا ہوگا۔ بہتر ہے کہ دروازے کے باہر دونوں طرف پھولدار گملے رکھ دیئے جائیں تاکہ خوبصورتی بھی ہو اور لڑکے بھی سامنے سے نہ گذریں۔ فرمانے لگے۔

"اس طرح تو طلباء اور میرے درمیان ایک فاصلہ اور مغائرت سی پیدا ہونے لگ جائے گی۔ رہنے دیں ایسا نہ کریں۔"

اساتذہ کی بہبود کا بے حد خیال تھا۔ یہی کوشش رہی کہ اساتذہ اپنے علم میں ترقی کرتے رہیں۔ سٹاف کے کئی ممبروں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے سہولتیں دلوائیں۔

محبت و شفقت:۔

آپ درحقیقت محبت و شفقت کا سمندر تھے۔ بڑے ہوں یا چھوٹے بچے ہوں یا جوان۔ اپنے ہوں یا غیر سب کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت مشفقانہ اور محبت کا ہوتا۔

سید مبشرات احمد صاحب کی والدہ فوت ہوگئیں۔ والد پہلے فوت ہو چکے تھے۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ افسوس کا اظہار کیا اور سب بہن بھائیوں کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

"تمہارا باپ اور تمہاری ماں دونوں میں ہوں۔ جو تکلیف ہو مجھے بتایا کرو۔"

بچوں سے تو خاص طور پر بے حد پیار تھا۔ ان سے پیار کرتے۔ انہیں باتوں باتوں میں لطیفے اور نصائح سناتے۔ انہیں خوش کرتے۔ ان کی صحت اور تربیت کا ہمیشہ خیال رکھتے۔

گوٹن برگ گئے تو وہاں ایک موقع پر ہمارے یوگوسلاوین بھائی شعیب موسیٰ صاحب اپنی سات سال کی بچی کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ حضور ازراہ شفقت اسے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کی ابتدا فرما کر اس کے لئے دعا کریں حضور نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے بچی سے پہلے بسم اللہ دہروائی اور پھر اس سے قاعدہ کی پہلی سطر کے حروف دہروائے اور اس کے بعد سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دعا دی اور ساتھ ہی اپنی جیب خاص سے یکصد کرونے کی رقم بطور انعام عطا فرمائی۔ اور شعیب موسیٰ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"بچی کو قاعدہ میں نے شروع کروا دیا ہے اب اسے قرآن پڑھانا اور اسلامی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔"

(دورہ مغرب ص۱۹۳)

افریقہ تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں اور بالخصوص بچوں کو اس قدر پیار دیا کہ انہیں سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ کوئی شخص ان سے اتنا پیار بھی کر سکتا ہے۔ ان کے بچوں کو حضور گود میں اٹھاتے۔ ان کو تھپتھپاتے، ان کے لئے دعا کرتے۔ واپس آئے تو ایک تین چار سال کی بچی کو اپنی بیٹی بنا کر ساتھ لے کر آئے اور پھر ہمیشہ اپنے بچوں کی طرح اس کی پرورش کے انتظامات کئے۔ صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب کے ہاں حضور کے بہت سے خطوط ایسے میں نے دیکھے ہیں جو حضور نے اپنے سفروں کے دوران ربوہ میں انہیں لکھے تھے۔ اکثر خطوط میں جہاں دوسرے بچوں کا حال پوچھتے وہاں ولیہ کے بارے میں بھی لکھا ہوتا کہ اس کا کیا حال ہے۔ اس کا یوں خیال رکھنا۔ فلاں کو اس کے لئے یوں تاکید کر دینا (ولیہ اسی بچی کا نام ہے اب ماشاء اللہ کافی بڑی ہو چکی ہے) خاکسار کی اہلیہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے حضرت سیدہ اُمّ ناصر کا دودھ پیا ہوا ہے۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ رضاعت کے اس تعلق کو حضور نے بڑے ہی پیار کے ساتھ ہمیشہ نباہا۔ اور اتنا خیال رکھا کہ حقیقی بھائی بھی کسی بہن کا اتنے خیال نہیں رکھتے ہونگے۔ ہمیشہ شفقت اور احسان کا سلوک کیا۔ جہاں بھی موقعہ ہوتا از خود ہمیشہ بڑے پیار کے ساتھ اس کا ذکر کرتے یا تعارف کراتے کہ یہ ہماری رضائی بہن ہے۔

میرا بیٹا ایک دفعہ حضور سے ملنے گیا۔ میٹرک کے بعد اگلی پڑھائی کے لئے اس نے حضور سے رہنمائی حاصل کرنا تھی۔ اجتماعی ملاقات تھی۔ بہت سے دوست آئے ہوئے تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یا ان کے کسی نائب نے بچے کا تعارف حضور سے کرانا چاہا۔ حضور مسکرائے اور فرمایا:۔

چھوڑو جی! آپ کیا تعارف کرائیں گے اس کا تعارف میں کراتا ہوں"

اور پھر حاضرین کو اس کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بڑے پیار بھرے لہجہ میں فرمایا:۔

"اس کی ماں نے میری ماں کا دودھ پیا ہوا ہے۔"

میں ملک سے باہر تھا کئی دفعہ محض بچوں کی دلجوئی کی خاطر انہیں اپنے ہاں بلوایا ملاقات کا شرف بخشا۔ حال پوچھا۔ تواضع کی۔ تحفے دیئے۔ بار بار آنے کی تاکید کی اور پھر اس کے بعد بھی ہمیشہ اسی طرح شفقت اور پیار کا سلوک جاری رکھا۔

اپنی بات بیان کرنے سے طبیعت رکتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ہر حال میں ہم پر پیار احسان اور شفقتوں کا مینہ برساتے رہے اور اب ع۔

"انہی کی یاد اپنی زندگی ہے۔"

جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ اچکن جو میں نے اس وقت پہنی ہوئی ہے یہ بھی حضور کے ہی پیار اور نوازش کی ایک نشانی ہے۔ ذکر اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ گذشتہ سال صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے توسط سے اسلام آباد مجھے بھجوائی اور ساتھ ہی یہ پیغام اور ارشاد بھی کہ

"جلسہ کی تقریر کے وقت اسے ضرور پہننا"

آج اسی ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہا ہوں۔

بچوں پر شفقت:۔

انفرادی ہی نہیں اجتماعی لحاظ سے بھی بچوں سے بہت پیار تھا۔ ان کی بہبود اور بھلائی ہمیشہ مدنظر رہی کبھی یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ ان کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ ان کے اخلاق ٹھیک ہوں۔ وہ علم کے میدان میں سب سے آگے نکل جائیں۔ ان کی متوازن غذا کا فکر ہے۔ والدین کو تاکید کی جا رہی ہے کہ بچوں کو دودھ ضرور پلائیں۔ ورزش کے لئے ارشاد ہو رہا ہے فرمایا

"بچوں کی صحت کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں اچھی غذا دیں۔ دوسرے یہ کہ ورزش کے ذریعہ ایسی غذا کو ہضم بھی کرائیں۔"

کبھی انہیں سویابین اور سویا لیسی تھین دی جا رہی ہے۔ کہیں انہیں شہد کے فوائد بتائے جا رہے ہیں۔ پھر ان کی تعلیم کے لئے انعامات و وظائف مقرر ہو رہے ہیں۔ طلائی تمغات اپنے ہاتھ سے عطا فرما رہے ہیں۔ کبھی یہ ارشاد کہ سب بچے اپنے امتحانوں کے نتائج سے اطلاع دیا کریں اور پھر ہر ہر مرحلہ پر یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ آپ عظیم ہیں اور آپ کی ذمہ داریاں بھی عظیم۔ فرمایا۔

"اے احمدی نونہالو! تم دنیا کے سب بچوں سے مختلف ہو۔ تم جماعت احمدیہ کے اطفال و ناصرات ہو۔ تم احمدیت کے فرزند اور نونہال ہو۔ تم ہر دوسرے بچے سے مختلف ہو۔ تمہاری زندگیاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ملحق ہیں۔ اس کا فضل تمہارے شامل حال ہے۔ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اس کے وفادار رہو گے تو وہ تمہیں بڑی بڑی ترقیات سے نوازے گا..... تم پر بہت عظیم ذمہ داری ہے۔ تم ابھی سے اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارو تاکہ بڑے ہو کر تم اسلام کے سچے خادم بن سکو۔"

(دورہ مغرب ص۳۷۵)

اولاد کے ساتھ بھی یہی کیفیت تھی ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرتے اور خود انہیں دعا کے لئے فرماتے۔ انہیں اپنا دوست اور ہمراز خیال کرتے۔ ان پر اعتماد کرتے۔ ان سے مشورے لیتے۔ اگر خود سفروں پر ہوتے یا بچے کہیں باہر ہوتے تو باقاعدہ خط و کتابت رکھتے۔ صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب کے ہاں حضور کے جو متعدد خطوط میں نے دیکھے ہیں۔ ان میں انہی باتوں کا اکثر ذکر ہے۔

تفصیلی خط بھی لکھے ہیں۔ اور اگر زیادہ مصروفیت ہے تو خط پھر بھی لکھا لیکن صرف اتنا لکھ دیا۔ "سلام و دعا" ناغہ نہیں ہونے دیا۔

گھر کے خادموں اور ملازموں پر بھی آپ کا سایہ شفقت اسی طرح تھا ان کی عزت نفس کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ نرمی اور محبت کے ساتھ پیش آتے۔ ان کے لباس اور خوراک کا خاص خیال رکھتے۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اپنے ہاتھ سے بسا اوقات دوائی دیتے۔ کوئی خامی دیکھتے تو محبت کے ساتھ خود سمجھاتے اور کام کا طریق بتاتے۔ کسی نے اچھا کام کیا تو عام تنخواہ کے علاوہ زائد انعام سے بھی نوازتے۔

جانوروں تک سے پیار تھا۔ بڑے لاڈ سے ان کو پالتے ان کی پرورش کرتے ان کے اچھے اچھے نام رکھتے۔ گھوڑے رکھے تو سنت سلیمانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں ان کی جگہوں پر جا کر خود دیکھتے۔ پیار سے ان کو تھپتھپاتے۔ انہیں چارہ کھلاتے۔ ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرتے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکاگو میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب

شکاگو سے مرزا محمد افضل صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:-

مختلف مذاہب کے پیشوایان کی سیرت پر اکیس نومبر کو یونیورسٹی آف شکاگو کے ایک حصہ "اورنٹیل انسٹیٹیوٹ" کے ہال میں یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جلسہ کے لئے ۱۵۰۰ پندرہ سو کی تعداد میں ایک ورقہ اعلان چھپوایا گیا۔ جو شہر کے مختلف علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تیس ۳۰ چرچوں کے پادریوں کو بھی مدعو کیا گیا۔

اس جلسہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوانح اور تعلیم پر PRINGE ASIEL نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان موسیٰ۔ قانون لانے والے ایک نبی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور سوانح پر REV THOMES PULLIAN نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان "یسوع اور عیسائی طریق کار"

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آخری تقریر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مشنری امریکہ کی تھی آپ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم داعی اسلام کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر اتنی متاثر کن تھی کہ تقریر کے دوران مسلمان "ہاں! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں" کی صدا بلند کرتے رہے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت از روئے بائیبل بیان کرنے کے بعد آپ کی سیرت پر روشنی ڈالی کہ تقریر کے بعد ایک خاتون نے کہا۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی بلند اور عظیم شخصیت تھے۔ آپ نے اس طور پر اسے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم کامل انسان معلوم ہوتے ہیں"

تقاریر کے بعد سوالات کے جوابات کے لئے وقت مقرر تھا۔ لیکن سوائے مولانا عطاء اللہ کلیم کے کسی مقرر نے جوابات نہ دیئے عیسائیت کے نمائندے نے تو اپنا پتہ دے دیا کہ اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ جلسہ کے آخر میں نمائندگان مذاہب کو شکاگو کی جماعت کی طرف سے قرآن مجید کے نسخے بطور تحفہ دئے گئے۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں مقامی طور پر مکرم ابوبکر صاحب صلاح الدین نے بہت تعاون کیا جلسہ کے بعد غیر از جماعت احباب نے اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کو بڑا ضروری قرار دیا اور کہا آپ نے یہ آج اسلام کی بہت عمدہ خدمت کی۔ ربنا تقبل منا۔

مجلس ڈرگ روڈ کراچی کا پکنک پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو پکنک منائی گئی۔ جس میں ۴۶ خدام اور ۴۱ اطفال نے شرکت کی۔ پکنک کے مقام پر پہنچنے کے لیے ۷۵ سائیکلوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں پہنچ کر خدام و اطفال کے مابین فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ کروایا گیا۔ جو بڑا دلچسپ رہا۔ اس کے بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوا جس میں سلسلہ کے شعراء کے اشعار پڑھے گئے۔ مختلف کھیلوں مثلاً فٹ بال، سائیکل ریس اور جھنڈا جنگ کے مقابلے بھی ہوئے۔ جیتنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

تمام خدام اور اطفال اپنے اپنے گھروں سے کھانا ہمراہ لے کر گئے تھے۔ دوپہر کو سب نے مل کر کھانا کھایا۔ پکنک کا یہ پروگرام بڑا دلچسپ اور تفریحی رہا۔ شام کو تمام خدام اور اطفال واپس گھروں کو لوٹے۔

(مرسلہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس سوال و جواب

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ چاہ میراں قیادت دھلی گیٹ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ۱۰ دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب بر مکان ڈاکٹر منیر احمد صاحب مکھن پورہ لاہور ایک محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس کے شروع میں مکرم بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ شالیمار ٹاؤن لاہور نے احمدیت کے مکمل اور تفصیلی عقائد اور جماعت احمدیہ کی عالمی سرگرمیوں پر ایک جامع خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد غیر از جماعت احباب نے کافی تعداد میں سوالات و اعتراضات کئے جن کے مربی سلسلہ نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ سوالات کے بعد تمام احباب کو پر تکلف چائے پیش کی گئی چائے کے بعد تمام احباب نے مربی صاحب کے ساتھ "درود شریف" کا ورد کیا۔ اور آخر پر دعا کے ساتھ یہ محفل برخاست ہوئی۔ (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ چاہ میراں قیادت دھلی گیٹ ضلع لاہور)

بقیہ: پیغام

دنیا میں بھی اس کی رحمتوں سے حصہ پاؤ اور آخرت میں بھی اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بنو!

ظاہری لحاظ سے ہم ایک دوسرے سے دور ہیں لیکن میں تمہیں ہمیشہ اپنے دل کے قریب پاتا ہوں۔ تمہارے ہر دکھ اور پریشانی کی تلخی میں اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں اور تمہیں ملنے والی ہر خوشی اور مسرت پر میرا دل اپنے رب کے حضور جھکتا اور اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ میں ہمیشہ تمہارے لیے خدا کے حضور دعائیں کرتا رہتا ہوں اور ہر آن تمہارے لیے اس کے فضلوں کا طالب ہوں۔

خاکسار
والسلام
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ مربیانِ سلسلہ احمدیہ اور عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو اُن میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء عنقریب مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں نیزہ بازی اجتماعی انفرادی، دلکی چال، شتری چال، نمائش (دیسی نسل نر مادہ۔ غیر دیسی نر مادہ) اس سال کراس کنٹری دوڑ ۴۰ میل کی ہوگی۔

سواران سے درخواست ہے کہ فوراً تیاری شروع کردیں اور یہ خیال رکھیں کہ ٹورنامنٹ میں شرکت اور شمولیت ہر لحاظ سے ان کا معیار سال گذشتہ سے بلند ہونا چاہیئے۔

قائدین اضلاع زیادہ سے زیادہ تعداد میں گھوڑے شامل کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہفتہ تجنید

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ارشاد کے مطابق یکم تا سات فروری ہفتہ تجنید منائیں اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا ہر احمدی مرد تجنید خدام الاحمدیہ میں شامل ہو خواہ اس کا تعاون مجلس کے ساتھ کیسا ہی ہو۔

۲۔ مجلس کے تمام خدام کا ریکارڈ صحیح اور درست ہو۔

۳۔ نئے شامل ہونے والے اور جانے والے خدام کی فہرست مرکز کو ارسال کی جائے۔

۴۔ فہرست تجنید مکمل کر کے مرکز کو فوری طور پر بھجوائی جائے۔

اس ہفتہ کی رپورٹ بھی مرکز کو بھجوائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات برائے آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس

منعقدہ ۲۶، ۲۷ فروری ۱۹۸۳ء

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس میں مندرجہ ذیل ضوابط کی پابندی تمام کھلاڑیوں کے لیے لازمی ہوگی ہر لجنہ کی صدر یہ ہدایات کھلاڑیوں تک پہنچا دیں۔

۱۔ ایک کھلاڑی تین سے زیادہ کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکتی۔

۲۔ ہر کھیل میں پندرہ سال سے زائد عمر کی احمدی کھلاڑی حصہ لے سکتی ہے۔

۳۔ ہر کھلاڑی کو دس روپے انٹری فیس جمع کروانی لازمی ہے۔

۴۔ ریفری اور منصف کا فیصلہ آخری ہوگا۔ فیصلہ کے خلاف بولنے اور رائے زنی کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اس کی پابندی نہ کرنے پر کھلاڑی کو کھیل سے خارج کر دیا جائیگا۔

۵۔ مختلف میچز میں ہر ضلع سے ایک ٹیم لی جائیگی اور اگر ضلعوار ٹیم کی تعداد وقت کی گنجائش سے زیادہ ہوئی تو پھر ہر ڈویژن سے ایک ٹیم لی جائیگی۔

۶۔ ریزور لڑکیوں کے نام بھی فہرست کے گوشوارہ میں درج کریں۔ ضرورت پڑنے پر صرف ریزرو کھلاڑیوں کو کھیلنے کی اجازت ہوگی۔ نیا نام منظور نہ کیا جائیگا۔

۷۔ مارچ پاسٹ کے لیے جھنڈے کا سائز سو میٹر لمبا اور ۹۰ سینٹی میٹر چوڑا ہوگا۔

۸۔ کوائف فارم کھلاڑی خود پُر کریگی۔ اس کے علاوہ صدر لجنہ کھلاڑیوں کی فہرست کا گوشوارہ بھی بھجوائیگی۔

۹۔ سفید یونیفارم کی پابندی لازمی ہے مگر دوپٹوں کا رنگ جو مرکز نے مقرر کیا ہے وہی استعمال کرنا ہوگا جس کی فہرست درج ذیل ہے۔

دوپٹوں کے رنگ۔ تمام اضلاع کی کھلاڑیوں کے لیے یہ رنگ دوپٹوں کے لیے مخصوص ہیں جن کو اگر ایک ہی جگہ رنگا جائے تو بہتر ہے۔

ربوہ: سفید ۔ ضلع سرگودھا: مونگیا ۔ ضلع فیصل آباد: مسٹرڈ ۔ ضلع لاہور: سرخ
ضلع کراچی: سبز ۔ ضلع شیخوپورہ: ہلکا گلابی ۔ ضلع گوجرانوالہ: آسمانی ۔ ضلع جہلم: نیوی بلیو
ضلع راولپنڈی: قرمزی ۔ ضلع پشاور: تربوزی ۔ ملتان: فیروزی ۔ ضلع نواب شاہ: کاسنی
ضلع جھنگ: زرد ۔ سیالکوٹ: نیلا۔

۱۰۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کھیلنے والی لڑکیاں کسی دوسری کھیل میں حصہ نہ لیں گی۔

۳۰ جنوری تک کھلاڑیوں کے نام سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ کو پہنچنے لازمی ہیں۔

مندرجہ ذیل کھیلوں کا انتظام ہوگا

۵۰ میٹر ریس، ۱۰۰ میٹر ریس، بیک ریس۔ سیک ریس۔ آبسٹیکل ریس۔ ریلے ریس۔ تھری لیگز ریس۔ چاٹی ریس۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ بیڈمنٹن ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل۔ والی بال۔ نٹ بال۔ جیولن۔ شارٹ پٹ اور ڈسکس تھروز کے مقابلے۔

نوٹ:۔ کھلاڑی کے لیے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پردہ کرتی ہو اور جماعت کو اس کے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔

فرسٹ ایڈ کا تحریری پرچہ بھی ہوگا جو کھلاڑی کے لیے حل کرنا ضروری ہوگا۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(گزشتہ سے پیوستہ۔ وعدہ جات تحریک جدید سال نو جماعت احمدیہ کراچی)

صف اوّل

۱۔ مکرم مرزا شریف احمد صاحب رفیق وڈ برڈ۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی	۹۰۰۰/-
۲۔ " چوہدری شاہ نواز صاحب ڈیفنس سوسائٹی	۸۰۰۰/-
۳۔ " ڈاکٹر انعام الحق صاحب ناظم آباد شمالی	۵۰۰۰/-
۴۔ " چوہدری مشتاق احمد صاحب گرین مرچنٹ ڈیفنس سوسائٹی	۲۰۰۰/-
۵۔ " شیخ محمد سعید صاحب شفیع ڈیفنس سوسائٹی	۲۴۰۰/-
۶۔ " ملک مبارک احمد صاحب گلشن اقبال کالونی	۲۴۰۰/-
۷۔ " چوہدری احمد مختار صاحب حلقہ النور	۲۳۰۰/-
۸۔ " مقبول احمد صاحب ٹھیکیدار حلقہ ڈیفنس	۲۲۰۰/-
۹۔ " چوہدری محمد نعیم صاحب " "	۲۰۲۰/-
۱۰۔ " شیخ محمود احمد صاحب گلشن اقبال کالونی	۱۷۰۰/-
۱۱۔ " سید امرار تصفے علی صاحب " " "	۱۴۰۰/-
۱۲۔ " حفیظ احمد صاحب بٹ " " "	۱۱۲۰/-
۱۳۔ " کمانڈر چوہدری بی۔ ایل۔ رحمٰن صاحب " " "	۱۰۴۴/-
۱۴۔ " ملک مبارک احمد صاحب۔ ارشاد دستگیر سوسائٹی۔	۱۰۰۸/-
۱۵۔ " نعیم احمد صاحب وسیم احمد صاحب گلشن اقبال کالونی۔	۱۰۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امراء اضلاع اور قائدین سے التماس

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس صحت کے تحت مختلف کھیلوں کی ترویج و تنظیم کا مربوط پروگرام ترتیب دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ امراء اضلاع اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے والی بال کے کھلاڑیوں کے اسماء خاکسار کو فراہم کریں تاکہ اُن کے ساتھ رابطہ قائم کر کے والی بال کے فروغ کیلئے کام کیا جا سکے۔

(صدر والی بال مجلس صحت معرفت وقف جدید ربوہ)

حضرت حکیم نظام جانؒ کے
فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جانؒ
۵، ۶، ۷ فروری
دواخانہ حکیم نظام جانؒ چوک اقصیٰ ربوہ میں مطلب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں۔
نیمبر:۔ دواخانہ حکیم نظام جانؒ
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار مری روڈ اوجڑی کیمپ راولپنڈی

ربوہ میں کاروبار کے لیے سنہری موقع
ایک چالو مرغی خانہ (رقبہ ایک کنال) فوری ضرورت کے تحت برائے فروخت
۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ
رابطہ کے لیے
مرزا عبدالسمیع

شکور پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم
پروپرائیٹر: حاجی عبدالسمیع
ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں
ہر قسم کے جھگڑے سے پاک
احباب فائدہ اٹھائیں
باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون ۶۱۴
سیل شروع ہے
مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
علی اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۶۴
صدیق اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۴۰
املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۷۸:-

میں مریم بی بی زوجہ چوہدری برکت علی صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

(۲) نقد رقم -/۱۰۵۰ روپے۔ کل -/۱۵۵۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- مریم بی بی زوجہ چوہدری برکت علی صاحب بمقام تخت ہزارہ ۵۔م خاص ضلع سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۱:- ماسٹر محمد صادق صدر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۲:- چوہدری برکت علی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۷۹:-

میں عبداللہ خان ولد رحیم بخش صاحب قوم کھوکھر راجپوت عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) مکان پختہ برقبہ ۱۰ مرلے جس میں ۸ کمرے ہیں جو کہ سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے۔ مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے۔

(۲) دس کنال زمین واقع سوکن ونڈ جو کہ رہن لی ہوئی ہے۔ زرمین -/۳،۰۰۰ روپے ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد عبداللہ خان ولد رحیم بخش صاحب بمقام سوکن ونڈ ۵۔م خاص ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۱:- عبدالمجید صدر جماعت احمدیہ جامکے ڈھینڈسہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمد حنیف سیکرٹری مال جامکے ڈھینڈسہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۵۱۸۰:-

میں ڈاکٹر امتہ اللطیف زیدی زوجہ ڈاکٹر آغا طاہر زیدی صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۲/۲ ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر پانچ ہزار روپے -/۵،۰۰۰ وصول شدہ

اس وقت مجھے مبلغ سات سو چالیس روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امتہ اللطیف زیدی ۷۲/۲ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد نمبر ۱:- طارق زیدی ۷۲/۲ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد نمبر ۲:- شیخ مظفر احمد ۱۴۶/۱ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۵۱۸۱:-

میں چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمود احمد صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ حکمت معمولی عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکیانہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی زمین بارانی پانچ بیگھے مالیتی -/۲۰،۰۰۰ روپے

۲۔ ایک مکان کچا پکا قیمت اندازاً -/۲۵،۰۰۰ روپے

کل جائیداد -/۴۵،۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار (۸،۰۰۰ روپے) سالانہ بصورت حکمت، پنشن اور زرعی زمین مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمود احمد صاحب بمقام مکیانہ ضلع گجرات۔

گواہ شد نمبر ۱:- حفیظ احمد شاطر آبی سلسلہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- چوہدری فضل داد احمدی صدر جماعت احمدیہ بھلیر ضلع گجرات۔

اعلانِ نکاح

● خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ ثروت چوہدری صاحبہ بنت چوہدری غلام احمد چٹھہ دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح مکرم شوکت علی ولد چوہدری فیض احمد واہلہ چک ۸۰ شمالی سرگودھا کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باعثِ برکت ورحمت بنائے۔ آمین۔

(سعید احمد چٹھہ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

● ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز بدھ ربوہ میں مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال نے میرے بیٹے عزیزم مبشر رشید ساہی کے نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ امتہ المغیث بنت کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد اکبر ساہی ۷۷ گرین ویو ایبٹ آباد کا اعلان بعوض مبلغ تیس ہزار روپے مہر فرمایا۔ عزیزم مبشر رشید ساہی مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر مرحوم کا پوتا اور عزیزہ بشریٰ امتہ المغیث صوبیدار میجر عبدالقادر مرحوم کی پوتی ہے احباب دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

(رشید احمد ساہی شفاخانہ دماغی امراض لاہور)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیے
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر۔ ساہیوال روڈ پر واقع

حکومتِ پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

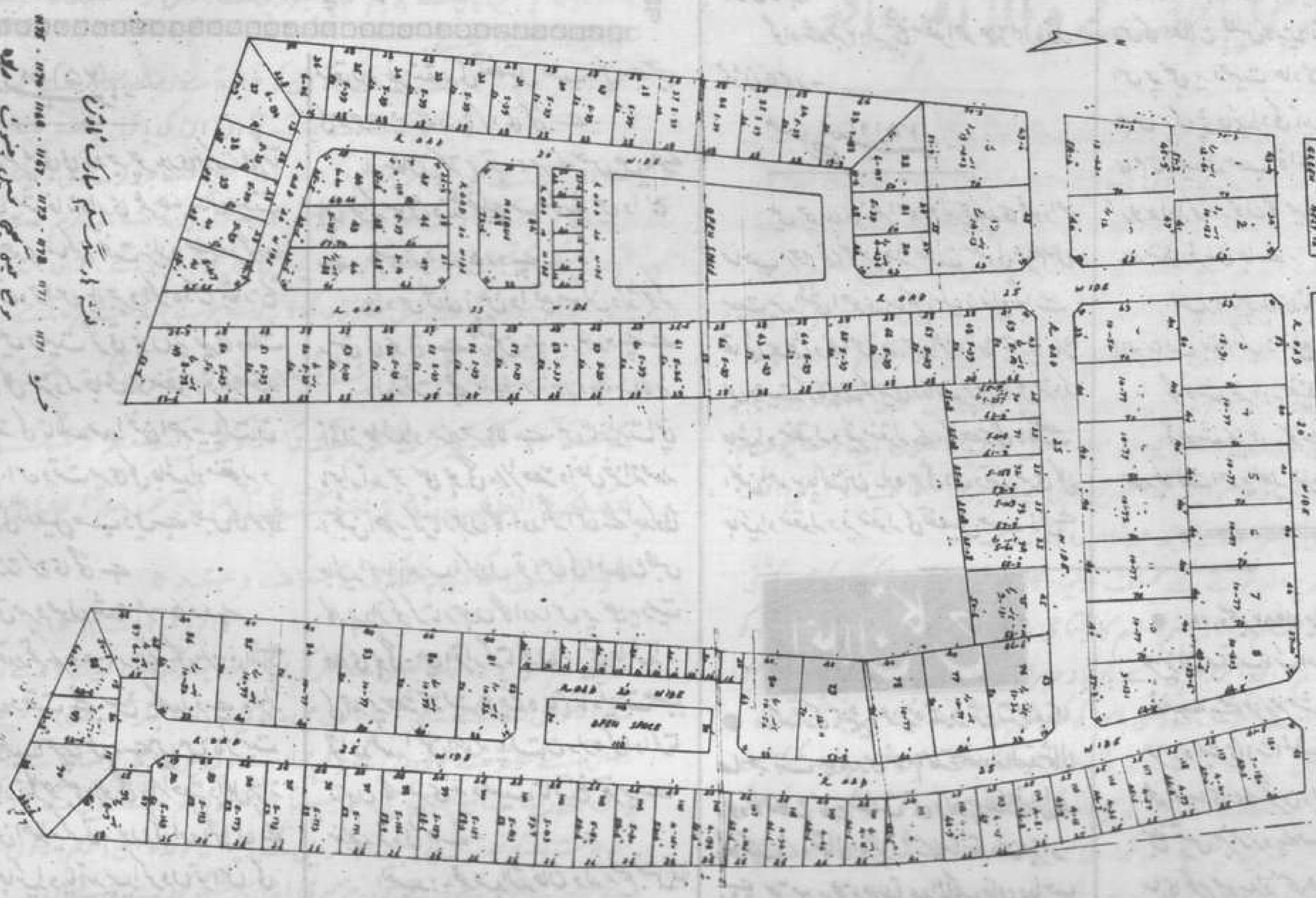

مبارک ٹاؤن

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- ربوہ کی واحد سکیم جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

سب سے پہلی سکیم جس میں

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

رابطہ کے لیے

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر:- 535 گھر:- 436